ازعدالت عظمیٰ

29 اکتوبر1954

کالی داس دھنجی بھائی

بنام

ریاست بمبئی۔

مکھر جیا، ویوین بوس اورجگندھاداس جسٹس صاحبان

بامبے شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ ایکٹ، 1948 (1948 کا بامبے ایکٹ ایل ایکس ایکس آئی ایکس)، دفعہ 2 (27)-احاطے (احمد آباد میں واقع) جہاں کوئی خریداری یا فروخت نہیں کی جاتی ہے-مالک تین کارکنوں کو ملازمت دیتا ہے-بہت چھوٹے طریقے سے کاروبار کرتا ہے-کچھ مقامی ملوں میں جاکر-اسپیئر پارٹس کے لیے آرڈر جمع کرنا-اپنی ورکشاپ میں پرزے تیار کرنا-اس نوعیت کی فکر کرنا-چاہے وہ دفعہ 2(27) کے معنی میں ایک دکان ہو۔

اپیل کنندہ، جو احمد آباد میں ایک چھوٹے سے ادارے کا مالک ہے، تین کارکنوں کو ملازمت دیتا ہے، بہت چھوٹے طریقے سے کاروبار کرتا ہے کچھ مقامی ملوں میں جاکر، اسپیئر پارٹس کے لیے ان سے آرڈر لے کے، اپنی ورکشاپ میں آرڈر کیے گئے پرزے تیار کر کے، نہیں تیار ہونے پر ملوں تک پہنچانا اور اسکے لئے رقم جمع کرنا۔احاطے میں کوئی خرید وفروخت نہیں کی جاتی ہے

مانا گیا کہ اس نوعیت کی فکر بامبے شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ ایکٹ 1948 کی دفعہ 2(27) کے معنی میں کوئی دکان نہیں ہے۔

فوجداری ایکٹ دائرہ اختیار:1953 کی فوجداری اپیل نمبر 80۔

1954 کے خلاصہ مقدمہ نمبر 3029 میں احمد آباد کی عدالت وظیفہ مجسٹریٹ کے 27 مارچ 1952 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی 1952 کی فوجداری اپیل نمبر 828 میں بمبئی کی عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کے 23 ستمبر 1952 کے فیصلے اور حکم سے 9 فروری 1953 کے اپنے حکم کے ذریعے عدالت عظمیٰ کی طرف سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ کی طرف سے رجنی پٹیل اور ایم ایس کے شاستری۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایم سی سیتلواڈ، بھارت کے اٹارنی جنرل ،اور (پورس اے مہتا اور پی جی گوکھلے، بشمول)۔

29 اکتوبر 1954۔ عدالت کا فیصلہ جسٹس بوس کے ذریعے سنایا گیا تھا۔ یہ مقدمہ اپنے آپ میں غیر اہم ہے، جس پر 50 روپے کا جرمانہ ہے۔ دونوں عدالتوں میں سے ہر ایک پر 25 روپے) بمبئی شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ ایکٹ 1948 کی دفعہ 52 (ایف)

کے تحت کچھ خلاف ورزیوں کے لیے عائد کیا گیا ہے، جسے ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدہ 18 (5) اور (6) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ لیکن اس میں شامل سوال ریاست بمبئی میں عمومی اہمیت کا حامل ہے اور اسی طرح کے اداروں کی ایک بڑی تعداد کو متاثر کرتا ہے، اس لیے قانون کی وضاحت حاصل کرنے کے لیے، اسے ایک ٹیسٹ کیس کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ ایک چھوٹے سے ادارے کا مالک ہے جسے دی آنسٹی انجینئرنگ ورکس کہا جاتا ہے جو ریاست بمبئی کے احمد آباد میں واقع ہے۔ وہ تین کارکنوں کو ملازمت دیتا ہے۔ بہت چھوٹے پیمانے پر کاروبار کرکے وہ کچھ مقامی ملوں میں جا کر، اسپیئر پارٹس کے لیے ان سے آرڈر جمع کرکے، اپنی ورکشاپ میں آرڈر کیے گئے پرزے بنا کر، انہیں تیار ہونے پر ملوں تک پہنچانا ہے اور اس کے لئے سے رقم جمع کرتا ہے۔ احاطے میں کوئی خرید و فروخت نہیں کی جاتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس نوعیت کی تشویش ایکٹ کی دفعہ 2 (27) کے معنی میں "دکان" ہے۔ مقدمے کی سماعت کرنے والے مجسٹریٹ نے کہا کہ اسے بری نہیں کیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے بری ہونے کے خلاف اپیل پر فیصلہ دیا اور مجرم قرار دیا۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ کوئی "لیور جسٹر" نہیں رکھتا ہے اور اپنے کارکنوں کو کوئی "لیوی کتابیں" نہیں دیتا ہے اور یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ انسپکٹر آف اسٹیبلشمنٹ نے 12 جنوری 1951 کو معلوم ہوا جب اس نے اپیل کنندہ کے کاموں کا معائنہ کیا۔ اگر اس کا ادارہ دفعہ 2 (27) کے معنی میں "دکان" ہے تو وہ ایکٹ کے تحت مجرم ہے؛ اگر ایسا نہیں ہے تو وہ مجرم نہیں ہے۔

"دفعہ 2 (27) میں "دکان" کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے کہ

"دکان" کا مطلب کوئی بھی ایسا احاطہ ہے جہاں سامان پرچون یا تھوک کے ذریعے فروخت کیا جاتا ہے یا جہاں صارفین کو خدمات فراہم کی جاتی ہیں، اور اس میں ایک دفتر، سٹور روم، گودام، مال گھر یا کام کی جگہ شامل ہے، چاہے وہ اسی احاطے میں ہو یا دوسری صورت میں، بنیادی طور پر اس طرح کی تجارت یا کاروبار کے سلسلے میں استعمال ہوتا ہے لیکن اس میں فیکٹری، تجارتی ادارہ، رہائشی ہوٹل، ریستوراں، کھانے کا گھر، تھیٹر یا عوامی تفریح یا سیر و تفریح کی دوسری جگہ شامل نہیں ہے۔

"جیسا کہ ہم نے کہا ہے، یہ تسلیم شدہ ہے کہ احاطے میں کوئی سامان فروخت نہیں کیا جاتا ہے اور یہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کہ وہاں صارفین کو کوئی خدمات فراہم نہیں کی جاتی ہیں، کیونکہ کہیں اور جگہ فروخت کے لیے اسپئیر پارٹس کی تیاری کو "فراہم کردہ خدمات" نہیں سمجھا جا سکتا۔

ماہر اٹارنی جنرل کا دعوی ہے کہ تعریف کو اس طرح پڑھا جانا چاہیے:"

"دکان میں ایک کام کی جگہ شامل ہے جو بنیادی طور پر اس طرح کی تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں استعمال ہوتی ہے۔

"ان کا کہنا ہے کہ "اس طرح کی تجارت یا کاروبار" کے جملے میں "اس طرح" کا لفظ تعریف کے ابتدائی الفاظ سے متعلق ہے جس میں لکھا ہے۔

" کوئی بھی جگہ جہاں سامان فروخت کیا جاتا ہے۔"

ان کا استدلال ہے کہ سامان کی فروخت کے الفاظ پر زور دیا جاتا ہے نہ کہ الفاظ کے احاطے پر کیونکہ تجارت یا کاروبار کا تعلق سامان

کی خرید و فروخت سے ہوتا ہے اور یہ احاطے تک محدود نہیں ہوتا ہے جہاں یہ ہوتا ہے۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ تعریف کا بنیادی حصہ جو "احاطے جہاں سامان فروخت کیا جاتا ہے" سے متعلق ہے، "احاطے" کے عنصر کو خارج نہیں کر سکتا اور جب تک کہ وہ نہ ہو۔ ایسی جگہیں ہیں جن پر سامان فروخت کیا جاتا ہے، تعریف کا بنیادی حصہ لاگو نہیں ہو سکتا، مثال کے طور پر، اسٹریٹ ہاکر کے معاملے میں یا کسی ایسے شخص کے معاملے میں جو اپنا سامان گھر گھر جا کر کے دروازے پر فروخت کرتا ہے۔ لیکن وہ دعوی کرتے ہیں کہ بنیادی تعریف کو اس میں ایسے معاملے کو شامل کر کے بڑھایا گیا ہے جو توسیع کے الفاظ کے بغیر نہیں ہوگا اور اس حصے میں "احاطے" پر زور دینا ختم ہو جاتا ہے اور کاروبار کی نوعیت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے؛ بشرطیکہ فروخت کا کاروبار ہو، کوئی بھی کام کی جگہ جہاں کہیں بھی واقع ہو "بنیادی طور پر اس کے سلسلے میں استعمال ہوتا ہے" تعریف کے اندر آئے گا۔

دوسری طرف اجسدم جزس اصول پر انحصار کرتا ہے۔ دلیل یہ ہے کہ تجارت یا کاروبار پر غور کیا گیا۔ تعریف کے مرکزی حصے کے مطابق کہیں بھی فروخت کرنے کا کوئی کاروبار نہیں ہے بلکہ صرف وہی تجارت ہے جہاں فروخت متعین احاطے میں کی جاتی ہے۔ ماہر وکیل کا کہنا ہے کہ اس معنی میں ایک دکان کا خیال ہی کسی کمرے یا جگہ یا عمارت کو ظاہر کرتا ہے جہاں سامان فروخت کیا جاتا ہے۔ بقیہ تعریف محض بنیادی تعریف کے ذیلی مقامات، جیسے اسٹور روم، گودام، کام کی جگہیں وغیرہ سے منسلک ہے، جو بنیادی طور پر " کاروبار" کے سلسلے میں استعمال ہوتے ہیں، اور " کاروبار" کا مطلب ہے اس قسم کا کاروبار جس کی تعریف کے ابتدائی حصے میں وضاحت کی گئی ہے، یعنی عام طور پر کاروبار نہیں، نہ ہی عام طور پر فروخت کا کاروبار، بلکہ فروخت کے کاروبار کا وہ حصہ جو کسی متعین احاطے میں فروخت تک محدود ہے۔

اس کی گرافک طور پر وضاحت کرنے کے لیے، عام طور پر فروخت کے کاروبار کو ایک بڑا دائرہ سمجھا جا سکتا ہے اور متعین احاطے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

پر فروخت کرنے کے کاروبار کو ایک چھوٹے حصے کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے جو بڑے درست سے تراشا گیا ہے۔تعریف کا دوسرا حصہ کندہ شدہ علاقے سے منسلک ہے نہ کہ پورے دائرے سے۔لفظ "اس طرح" اس کے بعد آنے والی چیزوں کو محدود کرتا ہے جو پہلے ہو چکا ہے اور جو پہلے ہو چکا ہے وہ عام طور پر فروخت کی تجارت نہیں ہے بلکہ فروخت کی تجارت کا صرف وہ حصہ ہے جو متعین احاطے میں کیا جاتا ہے۔وکیل کا استدلال ہے کہ اس حد کو نظر انداز کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے جو مقنّنہ نے تعریف کے مرکزی حصے پر رکھی ہے اور یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ "اس طرح" کا تعلق "فروخت" کی بہت وسیع درجہ بندی سے ہے جس کی تعریف کا مرکزی حصہ نہ صرف تصور کرتا ہے بلکہ جان بوجھ کر خارج کر دیا گیا ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ سادہ تشریح کے معاملے کے طور پر یہ منطقی اور درست ہے۔

ماہر اٹارنی جنرل نے یہ استدلال کیا کہ کہ اگر یہ ایک ممکنہ نظریہ ہے، اس کا نظریہ بھی قابل قبول ہے اور اس لیے جب ہمارے پاس دو ممکنہ تشریحات ہیں، تو ہمیں اس کا انتخاب کرنا چاہیے جو ایکٹ کی پالیسی سے بہترین مطابقت رکھتا ہو۔ہمیں ایکٹ کے ذریعے لے کر انہوں نے نشاندہی کی کہ یہ سماجی قانون سازی کا ایک حصہ ہے جو جزوی طور پر پسینے والی مشقت اور خواتین اور چھوٹے بچوں کے ناپسندیدہ روزگار کو روکنے کے لیے اور جزوی طور پر صحت کے تحفظ اور کارکنوں اور ملازمین کی حفاظت کے لیے بنایا گیا ہے۔انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ اگر اس قسم کے چھوٹے اداروں کو ایکٹ کے دائرہ کار سے باہر رکھا جائے تو اس مقصد کو جزوی طور پر مایوس کیا جائے گا، کیونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ان میں ملازمت کرنے والے افراد اتنے ہی تحفظ کے حقدار ہیں اور ان کی ضرورت ہے جتنا کہ زیادہ خوشی سے بڑے خدشات میں رکھے گئے ہیں۔

ہم نے اس پر توجہ سے غور کیا ہے اور ہماری رائے ہے کہ یہ خوف بے بنیاد ہے کیونکہ اس طرح کی ہنگامی صورتحال کے لیے ایکٹ میں واضح توضیعات موجود ہے۔دفعہ 5 کے تحت ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں محض نوٹیفکیشن کے ذریعے ایکٹ کو کسی بھی ادارے یا اداروں کے طبقے یا کسی بھی فرد یا افراد کے طبقے تک توسیع دے سکتی ہے جس پر یا ایکٹ یا اس کی کوئی دفعات فی الحال لاگو نہیں ہوتی ہیں۔ہماری رائے میں، مقنّنہ نے پہلے اس قسم کے چھوٹے سے اسٹبلیشمنٹس کا ارادہ نہیں تھا لیکن اس نے سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے انتہائی آسان عمل کے ذریعے ریاستی حکومت کو یہ اختیار محفوظ رکھا کہ وہ جب مطلوب ایسا کرے۔اس نتیجے پر پہنچنے میں ہم ایک متعلقہ موضوع پر مرکزی مقنّنہ کی پالیسی سے متاثر ہوتے ہیں۔ہم اس عام اصول کو توڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے جو ایک قانون کی توضیعات کی تشریح کرنے کی ناپسندیدگی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ایک مختلف مقنّنہ کے ذریعے منظور کیے گئے دوسرے قانون کی توضیعات کی طرف اشارہ کرتا ہے، لیکن چونکہ ہم پہلے ہی تعبیر اور تشریح کے سوال کا فیصلہ کر چکے ہیں اور اب صرف ریاستی مقنّنہ کی عمومی پالیسی پر غور کر رہے ہیں، ہم اس معاملے کو اس کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بڑے پہلو میں دیکھنے کا حق سمجھتے ہیں جس کی خاص وجوہات ہیں جواب ہم شمار کریں گے۔

اب مرکزی ایکٹ، 1948 کا فیکٹری ایکٹ، 23 ستمبر 1948 کو منظور کیا گیا تھا۔ بمبئی ایکٹ، اگرچہ 1948 کا ایکٹ ایل ایکس ایکس آئی ایکس نامزد تھا، اگلے سال یعنی 11 جنوری 1949 تک اسے منظور نہیں کیا گیا۔ بمبئی مقنّنہ نے جب اپنا قانون سازی منظور کیا تو مرکزی قانون سازی کو ذہن میں رکھا گیا تھا کیونکہ دفعہ 2 (27) میں کہا گیا ہے کہ "دکان" میں "فیکٹری" شامل نہیں ہوگی اور دفعہ 2 (9) میں "فیکٹری" کی تعریف کسی ایسے احاطے کے طور پر کی گئی ہے جو مرکزی قانون سازی کی دفعہ 2 کے معنی میں فیکٹری ہے یا جسے اس قانون سازی کی دفعہ 85 کے تحت فیکٹری سمجھا جاتا ہے۔ مرکزی ایکٹ (دفعہ 2 (ایم)) کے تحت کوئی بھی ادارہ فیکٹری نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ دس سے زیادہ کارکنوں کو ملازمت نہ دے یا جب تک کہ اسے سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے اس تعریف کے معنی میں مصنوعی طور پر "فیکٹری" میں تبدیل نہ کیا جائے۔ اگر یہ حقیقت نہ ہوتی کہ اپیل کنندہ دس سے کم کارکنوں کو ملازمت دیتا ہے، تو اس کی تشریح کو مرکزی ایکٹ کے تحت ایک فیکٹری کے طور پر درجہ بند کیا جاتا اور پھر اسے بمبئی ایکٹ میں "دکان" کی تعریف سے خارج کر دیا جاتا، کیونکہ اپیل کنندہ طاقت کی مدد سے اپنی ورکشاپ میں مینوفیکچرنگ کا عمل انجام دیتا ہے: یہ متدعویہ نہیں ہے۔ مرکزی مقنّنہ کا بلاشبہ ارادہ تھا کہ اس طرح کے چھوٹے خدشات کو مرکزی ایکٹ کے دائرہ کار سے خارج کر دیا جائے سوائے اس کے کہ جہاں حکومت نے دوسری صورت میں فیصلہ کیا ہو، اور جیسا کہ دفعہ 2 (27) میں اسی نکتے پر مرکزی ایکٹ کا یہ حوالہ ہے، جس طرح سے دفعہ 2 (27) کو بیان کیا گیا ہے، اس کے پیش نظر ہم سوچتے ہیں کہ بمبئی مقنّنہ کا بھی یہی ارادہ تھا۔ لہذا، یہاں تک کہ ماہر اٹارنی جنرل کے اس مفروضے پر کہ دفعہ 2 (27) کی دو تشریحات ممکن ہیں، ہم اس کو ترجیح دیتے ہیں جو ہماری رائے میں استعمال شدہ الفاظ کی منطقی تعمیر کے ساتھ بہتر مطابقت رکھتا ہو۔

عدالت عالیہ کے فاضل جج ان معاملات سے متاثر تھے جنہیں ہم بے نتیجہ سمجھتے ہیں۔ اپیل کنندہ نے بمبئی ایکٹ کے تحت رجسٹریشن کے لیے درخواست دی اور دفعہ 7 کے تحت دیے گئے فہرست میں اس نے اپنے ادارے کو "ورکشاپ" قرار دیا اور اپنے کاروبار کی نوعیت کو "فیکٹری" قرار دیا۔ دانشور ججوں کا خیال تھا کہ اس سے یہ اعتراف ہوتا ہے کہ "ورکشاپ" میں لفظ "شاپ" کے استعمال کی وجہ سے اس کا ادارہ "شاپ" تھا۔ اس سے اپیل کنندہ کے خلاف حقیقت کا اندازہ لگ سکتا تھا اگر کچھ اور معلوم نہ ہوتا لیکن جب حقائق کو اوپر کی طرح مکمل طور پر بیان کیا جاتا ہے اور تسلیم کیا جاتا ہے، تو ان حقائق کے قانونی اثر کے بارے میں اپیل کنندہ کی رائے کا سیکشن کو سمجھنے میں کوئی نتیجہ نہیں ہوتا ہے۔ کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔ اپیل کنندہ نے وضاحت کی کہ معاملہ مشکوک معلوم ہوتا ہے، لہذا، محفوظ رخ پر رہنے اور اندراج نہ کرنے پر جرمانے سے بچنے کے لیے اگر یہ پتہ چلتا ہے کہ اس کی تشویش ایکٹ سے متاثر ہوئی ہے، تو اس نے اندراج کے لیے درخواست دی۔ واضح رہے کہ اگر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

چہ انہوں نے 12 اپریل 1949 کو درخواست دی تھی لیکن 4 مئی 1950 تک ان کا اندراج نہیں ہوا تھا اور 8 جنوری 1951 تک انہیں سٹرفکیٹ نہیں دیا گیا تھا۔موجودہ استغاثہ 4اپریل 1951 کوشروع کیا گیا تھا۔ایسا لگتا ہے کہ حکومت خود شک میں تھی۔تاہم، وہ نہ تو یہاں ہے اور نہ ہی وہاں۔ہمارے خیال میں جو غلط تھا وہ اپیل کنندہ پر بارِثبوت ڈالنا تھا، ایک مجرمانہ مقدمے میں، نام نہاد اعتراف کی وجہ سے۔عدالت عالیہ کے ججوں نے اس حقیقت کی بھی تشہیر کی کہ اگرچہ اپیل کنندہ کی تشویش "دکان" کے طور پر درج کی گئی تھی لیکن اس نے کوئی احتجاج نہیں کیا اور اس نے ایکٹ کی دفعہ 7(3) کا سہارا نہیں لیا۔ہمیں نہیں لگتا کہ دفعہ 7(3) کا کوئی اطلاق ہے۔اپیل کی اجازت ہے۔اثبات جرم اور سزا کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور اپیل کنندہ کو بری کرنے والے مجسٹریٹ کے فیصلے کو بحال کیا جاتا ہے۔جرمانے اگر ادا کیے گئے ہوتو انہیں واپس کر دیا جائے گا۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document